

رؤیت ہلال کا مسئلہ

مفتی منیب الرحمن

ہمارے ہاں بہت سے لبرل کالم نگار ہمیشہ رؤیت ہلال کے مسئلے پر طبع آزمائی فرماتے ہیں، ہمیں اُن سے ہمدردی ہے، کیونکہ سیاسی موضوعات کی قلت ہے اور بعض حساس امور پر طبع آزمائی کر کے اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے سے بہتر ہے کہ رؤیت ہلال کے مسئلے پر مشق ناز کی جائے۔ بعض حضرات اسے طنز و مزاح کا موضوع بناتے ہیں، اُن سے بھی ہمیں ہمدردی ہے کہ اُن کا گزارا ہو جاتا ہے۔ پی ٹی وی کی سمیت ہر سیاسی جماعت میں مذہبی ذہن کے لوگ موجود ہوتے ہیں، اس لیے میں سیاسی جماعتوں کے پرجوش کارکنوں سے ہمیشہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ کی جولانی طبع کے لیے سیاست کا میدان بہت وسیع ہے، مذہب کو معاف رکھیں تو اس میں آپ کی حسن عاقبت ہے۔

بعض لبرل حضرات اس بات کی دہائی دیتے ہیں کہ سائنس کا زمانہ ہے، ہزار سال کا قمری کیلنڈر بنایا جاسکتا ہے، سائنسی اعتبار سے یہ دعویٰ درست ہے۔ جناب عمران خان کی اصطلاح کے مطابق بعض وکٹ کے دونوں طرف کھیلتے ہیں، ایک طرف سائنس کی دہائی دیں گے اور دوسری طرف اس کا ماتم کریں گے کہ مفتی شہاب الدین پوٹھوٹی کی شہادتیں کیوں قبول نہیں کی جاتیں، تو سوال یہ ہے کہ اگر آپ سائنس کو روکا رہا لانے کے دعوے دار ہیں تو پہلے قیام پاکستان سے لے کر آج تک مفتی شہاب الدین پوٹھوٹی کے فیصلوں کا جائزہ لے کر قوم کو بتائیں کہ آیا سائنسی معیار کے مطابق اُن کے فیصلے درست تھے یا انہوں نے لوگوں کے روزے برباد کیے، عصبیت اور نفرت سے بالاتر ہو کر دیانت دارانہ تجزیہ درکار ہے، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، لیکن پورا راج بولنا ہمارا شعار نہیں ہے، صرف طبع آزمائی کے لیے کوئی عنوان چاہیے۔ اگر کسی کے پاس یہ مہارت یا فرصت نہیں ہے تو ”رؤیت ہلال ریسرچ کونسل“ کے جناب خالد اعجاز مفتی آپ کو قیام پاکستان سے لے کر اب تک کا پورا ڈیٹا فراہم کر دیں گے۔ نیز جناب فواد چودھری کو آنے والے جتنے برسوں کے لیے رؤیت ہلال کا پیشگی ڈیٹا درکار ہے، وہ بھی انہیں فراہم کر دیں گے۔

وفاقی وزیر سائنس و ٹیکنالوجی جناب فواد حسن چودھری سے بھی ہمیں ہمدردی ہے کہ وزارت اطلاعات جانے کے بعد میڈیا پر روزانہ رو نمائی کا موقع نہیں رہا، سو انہوں نے بھی رؤیت ہلال کو اپنی طبع نازک کا موضوع بنایا ہے، انہیں خوش آمدید۔ ہم منتظر ہیں کہ وہ اپنے ماہرین کی ٹیم سے رؤیت ہلال کا کئی برسوں کا پیشگی کیلنڈر بنا کر اُس کی جناب مفتی شہاب الدین پوٹھوٹی سے



زاویہ نظر

مفتی منیب الرحمن

muftinaeemia@yahoo.com

توثیق کرادیں، ہر سو فواد چودھری صاحب کے ڈکے بھیں گے، جبکہ حال یہ ہے کہ پوری ریاست جناب پوپلز کی کے سامنے ہے۔

جناب فواد چودھری کی کمیٹی میں جناب غلام مرتضیٰ ڈپٹی چیف منیجر اسپیس سائنس سپارکولپور رکن ہیں اور شاید انہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کافی عرصے سے مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے باقاعدہ رکن ہیں۔ جہاں تک محکمہ موسمیات کا تعلق ہے، اُن کی پیش گوئیاں ریکارڈ پر ہیں اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کا اجلاس میٹ کپلیکس ہی میں ہوتا ہے، لیکن کوئی حقائق سے آنکھیں چرانے پر ادھار کھائے بیٹھا ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس نہیں ہے۔ جامعہ الرشید کے پاکستان بھر میں، بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا میں، علماء پر مشتمل کمیٹیاں ہیں اور روزنامہ اسلام میں ہر ماہ تفصیلی خبر چھپتی ہے، وہ بھی ہمارے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں اور اُن سے بھی ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے، اُن کے ادارے میں باقاعدہ شعبہ فلکیات قائم ہے۔ ”ہفتہ 18 اگست 2012 کو میرانشاہ میں 1433 ہجری کی عید الفطر تھی، جبکہ اُس دن سعودی عرب اور پشاور میں روزہ تھا اور یہ اعلان بھی مقدس شہادتوں کی بنیاد پر کیا گیا تھا“، جبکہ پشاور میں اتوار کے روز اور پاکستان میں سوموار کو عید تھی۔ اسی طرح 16 جولائی 2015 کو چاند سورج سے پہلے یا تقریباً ساتھ غروب ہو گیا تھا، لیکن جناب پوپلز کی نے غروب آفتاب کے بعد شہادتوں کی بنیاد پر چاند کی رویت کا اعلان کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ فواد چودھری صاحب اپنی سیاسی کرامت سے ان مسائل کو کس طرح حل کریں گے۔

اگر ماہرین فلکیات کی رائے پر کسی نے فیصلہ کرنا ہے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ آیا یہ کیلنڈر امکان رویت پر ہوگا، جسے Visibility کہتے ہیں یا کسی اور فارمولے پر ہوگا، کیونکہ جنوبی ایشیا کے مسلمان خواہ اپنے وطن میں رہتے ہوں یا کہیں اور منتقل ہو گئے ہوں، وہ رویت بھری کو مدار بناتے ہیں، جو حدیث پاک میں منصوص ہے، اس کے لیے انگریزی میں Laid Down, Specified, Stipulated کے الفاظ آتے ہیں۔ چاند کے حوالے سے ایک اصطلاح Birth of Moon کی ہے، یعنی جب چاند، سورج اور زمین کے درمیان ایک سطح یعنی ”مستوی“ (Plane) پر آجائے تو اسے عربی میں ”مَحَاق“ اور انگریزی میں Lunar ConJunction کہتے ہیں، اسی کو فلکیات کی اصطلاح میں Birth of New Moon کہتے ہیں۔ غروب آفتاب کے بعد اگر چاند مطلع پر ہے تو اُس کے قابل رویت ہونے کے بارے میں معیارات ہیں، جن میں نئے چاند کی عمر، چاند کا سورج سے زوایائی فاصلہ (Longitudinal Distance)، سورج کا افق سے نیچے ہونا، چاند کا ارتفاع (Altitude of Moon) اور چاند کا زمین سے فاصلہ شامل ہیں۔ ان میں مطلع (Horizon) کی کیفیت، فضا کی شفافیت (Transparency) اور مقام مشاہدہ کا طول بلد اور عرض بلد شامل ہیں۔ سپارکولپور محکمہ موسمیات کی رپورٹ کے مطابق اتوار کی شام پاکستان میں کسی بھی مقام پر امکان رویت نہیں تھا، کوئی جاکر فواد چودھری کو بتادے۔

انگلینڈ کا معیاری وقت ہم سے چار گھنٹے پیچھے ہے، یعنی وہاں چاند کو مزید وقت مل جاتا ہے، لیکن وہاں بھی چاند نظر نہیں آیا، ورلڈ اسلامک مشن اور مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ کی جانب سے علامہ قمر الزماں اعظمی اور علامہ شمس الہدیٰ مصباحی نے



زاویہ نظر
مفتی منیب الرحمن

muftinaeemia@yahoo.com

عدم رویت کا اعلان کیا اور اُن کا روزہ بھی پاکستان کے ساتھ شروع ہوا۔ بھارت، بنگلہ دیش، خلیجی ریاست عمان اور مراکش میں بھی رمضان المبارک کا آغاز منگل سے ہوا، کیا یہ سب ممالک مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کی پیروی کرتے ہیں۔ ملائیشیا اور ترکی وغیرہ میں کیلنڈر کے مطابق رمضان کا آغاز ہوتا ہے، لیکن اُن کا کیلنڈر امکان رویت پر مبنی نہیں ہے، اس لیے ہمارے ممالک میں وہ قابل عمل نہیں ہو سکتا۔ سعودی عرب، اس کے زیر اثر ممالک اور جناب مفتی شہاب الدین پوچلو کی کسی کو جوابدہ نہیں ہیں، اس لیے ریاستی اعلان کے بعد نہ وہاں ٹیلی ویژن پر مباحثے ہوتے ہیں، نہ اخبارات میں آرٹیکل لکھے جاتے ہیں اور نہ کارٹون بن کر تسخیر اڑایا جاتا ہے۔ اُن ممالک میں ریاست کا حکم یعنی Writ چلتی ہے، اپنے ملک کا حال سب کو معلوم ہے۔ البتہ اب فواد چودھری کی صورت میں نہایت طاقتور شخصیت منصفہ شہود پر آگئی ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ انقلاب لے آئیں۔

اب رہا یہ سوال کہ شہادتیں نہیں سنی جاتیں، تو شہادت علی الاطلاق روئے زمین کے کسی بھی معیار کے مطابق قطعی حجت نہیں ہے، اگر ہر شہادت قطعی حجت ہوتی تو عدالتوں میں گواہوں پر جرح کی ضرورت ہی پیش نہ آتی، محض گواہی سن کر فیصلے صادر کر دیے جاتے اور وکالت کا شعبہ کا عدم ہو جاتا، لیکن شہادت کا رد و قبول قاضی کا اختیار ہے۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان شہادت کو سختی ہے، ماہرین اور علماء جرح کرتے ہیں اور اپنے اطمینان کے مطابق شہادت کے رد یا قبول ہونے کی بابت رائے دیتے ہیں۔ اب یہ حکومت کی صوابدید پر ہے کہ پورے پاکستان، جس میں بعض مستثنیات کے سوا صوبہ خیبر پختونخوا کے اکثر علاقے شامل ہیں، کو پیش نظر رکھتی ہے یا سب کو ایک محدود حلقے کے تابع بناتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مخصوص علاقوں کو مطمئن کرنے کی پاداش میں پورے پاکستان کو عدم اطمینان میں مبتلا کر دیا جائے۔

وہ لبرل حضرات جو اس موقع پر پاکستان کے نظام رویت ہلال پر طنز و تعریض کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، اُن کے نزدیک یہ ایک تہوار ہے، لیکن مسلمانوں کی غالب ترین اکثریت کے نزدیک یہ عبادت ہے اور عبادت کی شرائط شریعت مقرر کرتی ہے۔ یہاں جنہیں روزے سے سروکار نہیں، وہی زیادہ تشویش میں مبتلا ہیں۔ میں ایک عرصے سے نہ کوئی تبصرہ کرتا ہوں اور نہ میڈیا کی مباحث میں حصہ لیتا ہوں، کیونکہ انہیں صرف مذہبی تنازعات کو اچھالنے میں دلچسپی ہوتی ہے۔

میں نے جناب فواد چودھری کے اس موقف پر تبصرہ کیا: ”علماء نے پاکستان کی مخالفت کی، جناب صاحب کو کافر اعظم کہا“، یہ صریح جھوٹ اور ناقابل معافی جسارت ہے، کاش کہ وزیر اعظم اور پارلیمنٹ اُن سے جواب طلبی کریں۔ اہلسنت کے علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان میں مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیا۔ ذکوڑی شریف، مانگی شریف، گوڑا شریف، علی پور شریف، سیال شریف الغرض تمام آستانوں کے بزرگوں نے اُس وقت کے صوبہ سرحد کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے لیے بھرپور مہم چلائی۔ 1946 میں اس وقت کے متحدہ ہندوستان کے خیبر سے لے کر راس کمار تک تمام علماء و مشائخ اہلسنت نے بنارس سنی کانفرنس کا انعقاد کیا اور پاکستان کی حمایت کی، علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کا اس میں نمایاں کردار تھا، اس میں وہ علماء و مشائخ بھی شامل تھے جنہیں پاکستان آنا نصیب نہیں ہوا۔ دیوبندی مکتب فکر کے مولانا شبیر احمد عثمانی اور اُن کے رفقاء نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا تھا، اسی طرح شیعہ علماء نے بھی تحریک پاکستان کا ساتھ دیا۔ اگر تمام علماء و مشائخ کے صرف نام لکھے جائیں تو اس کے لیے جگہ ناکافی ہے، کئی صفحات درکار ہیں۔ تاہم ”تحریک پاکستان میں علماء و مشائخ کا کردار“ کے عنوان سے جناب محمد صادق قصوری کی



زاویہ نظر
مفتی منیب الرحمن

muftinaeemia@yahoo.com

مختصر کتاب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اگر فواد چودھری صاحب کانگریس کے ہم نوا علماء پر یہ الزام دھرتے تو قابل فہم بات تھی، لیکن انہوں نے تو کسی امتیاز کے بغیر تمام علماء و مشائخ پر عمومی فتویٰ جاری کر دیا۔

ماہر فلکیات ڈاکٹر شاہد قریشی لکھتے ہیں: ”عام طور پر دنیا میں نئے چاند کی رویت یا امکان رویت کے حوالے سے قمری ماہ کی 29 تاریخ کو تین ریجن ہوتے ہیں: ریجن اے: جس میں ہلال کی واضح رویت کا امکان ہوتا ہے، ریجن بی: جس میں ہلال کی رویت کا کوئی امکان نہیں ہوتا، ریجن بی: جہاں صورت حال غیر یقینی ہوتی ہے، ریجن بی میں رویت اور عدم رویت دونوں کے امکانات ہوتے ہیں۔ اگر حقیقی رویت کے امکان پر مبنی کوئی مستقل کیلنڈر بنایا جاتا ہے اور ہمارا ملک ریجن بی میں آتا ہو تو اس صورت میں یہ کیلنڈر قطعی ناکام ہوگا۔ لیکن اگر حقیقی رویت کے امکان پر مبنی کیلنڈر نہیں بنایا جاتا، تو یہ رسول اللہ ﷺ کے احکام کے بالکل منافی ہے۔ شعبہ فلکیات آپ کو صرف یہ بتا سکتا ہے کہ قمری ماہ کی 29 تاریخ کو ہمارا ملک کون سے ریجن میں آتا ہے: اے یا بی یا سی۔ لیکن اگر ملک ریجن بی میں

ہے، تو نہ ماہر فلکیات اور نہ ماہر موسمیات (اس کا صحیح اسپیلنگ Meteorolgy) کوئی قطعی پیش گوئی کر سکتا ہے کہ کسی ملک میں ہلال یقینی طور پر نظر آئے گا۔ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے علم وحی اور دانش نبوت پر اعتماد کرنا چاہیے، شریعت نے ہمیں پیش گوئی کا نہیں، بلکہ حقیقی رویت کا حکم دیا ہے۔ اتوار 29 شعبان المعظم 1440 ہجری کو ہمارا خطہ ریجن سی میں تھا، یعنی رویت کا امکان ہی نہیں تھا۔“

علامہ جاوید غامدی صاحب اور اُن کے ہم خیال رویت کو علم کے معنی میں لیتے ہیں اور اس بنیاد پر مستقل کیلنڈر کے حامی ہیں، ان کا جواب میں اپنے کالموں اور فتاویٰ کے مجموعے ”تفہیم المسائل“ میں دے چکا ہوں اور ”رویت ہلال“ کے عنوان سے ایک مستقل کتاب بھی تحریر کر چکا ہوں، جس میں پاکستان کے نظام رویت ہلال پر اٹھنے والے اشکالات و اعتراضات کا کافی وضاحتی جواب موجود ہے۔ اس طرح کا کوئی بھی کیلنڈر ہمارے خطے میں تنازع کو ختم نہیں کرے گا، بلکہ اس میں اضافے کا باعث بنے گا۔ جناب سلیم صافی ہمیشہ مجھ سے نالاں رہے اور اپنی نفرت کے اظہار کے لیے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں، اُن کا کہنا ہے کہ میں اُن کی عید خراب کرتا ہوں، اُن سے معذرت خواہ ہوں کہ اُن کی عید کے لیے کروڑوں مسلمانوں کا روزہ برباد نہیں کیا جاسکتا۔

فواد چودھری صاحب نے رویت ہلال پر بھاری رقوم صرف ہونے کی بات کی ہے اور یہ بات اکثر لوگ لکھتے رہتے ہیں، اب وہ حکومت میں ہیں، حکومت کا ریکارڈ نکال کر بتائیں کہ رویت ہلال کے حوالے سے 19 سال میں سرکاری خزانے سے مجھے کیا ملا ہے تاکہ میں چودھری صاحب کے توسط سے واپس جمع کر دوں، اُن کی واہ واہ ہو جائے گی۔ فواد چودھری صاحب نے کہا ہے: ”میں غامدی صاحب کے علاوہ کسی کو عالم نہیں مانتا“، اُن کے نزدیک سب اہل علم جہلاء کی فہرست میں ہیں، وزیر اعظم جناب عمران خان سے بھی سوال ہے کہ آیا یہ پی ٹی آئی کا سرکاری موقف ہے؟



زاویہ نظر
مفتی منیب الرحمن

muftinaeemia@yahoo.com